یا اللہ مدد
حق چار یار
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من احیا سنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید (الحدیث)
جس نے فتنہ و فساد کے وقت میری سنت پر عمل کیا اس کو سو شہید کا ثواب ملے گا
اہلسنت کی پہچان
از
امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان
حضرت مولانا علامہ ابو الزاہد
محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ
ناشر
جماعت مبلغین اہلسنت والجماعت رجسٹرڈ گوجرانوالہ
قیمت ۵ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید۔ الحدیث

اہلسنت کی پہچان

از افادات امام اہل سنت محدث اعظم پاکستان، امام فن اسماء رجال، حضرت العلام شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم

ناظم تعلیمات مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر: جماعت مبلغین اہل السنۃ والجماعۃ رجسٹرڈ گوجرانوالہ

نام کتاب — اہلِ سنت کی پہچان

ناشر — جماعت مبلغین اہل السنۃ والجماعۃ رجسٹرڈ
ضلع گوجرانوالہ۔

صفحات — چوبیس (۲۴)

قیمت

مندرجہ ذیل اشتہارات منظرِ عام پر آ چکے ہیں:

۱۔ علم غیب خاصہ خداوندی ہے
۲۔ نبی محترم کی بشریتِ مبارکہ کا بیان
۳۔ مسئلہ حاضر و ناظر کا بیان
۴۔ مسئلہ مختار کل کا بیان
۵۔ وسواس الشیطان
۶۔ امام کے لیے ڈاڑھی کی شرعی حیثیت

رابطہ کیجیے:

جامع مسجد فضل محلہ فاروق گنج آبادی محمد بخش گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اکابر علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ نے دین کی تعلیم و حفاظت اور ملتِ اسلامیہ کی آزادی کے لیے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ ان درویش صفت اور باعزم علماء نے کفر و باطل کے ہر چیلنج کا سامنا کیا اور الحاد و زندقہ کو ہر محاذ پر شکست فاش دی۔ انگریزی اقتدار کا مقابلہ ہو یا ختم نبوت کے منکرین کا سامنا ہو، احادیث کے منکرین کا چیلنج درپیش ہو یا صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس پر حرف گیری کرنے والوں کا فتنہ ہو۔ ہر محاذ پر آپ علماء دیوبند کو ہی مقابلہ میں سب سے آگے پائیں گے۔ علماء دیوبند نے برصغیر کے مسلمانوں کو کفر و الحاد کے گوناگوں فتنوں کے ساتھ ساتھ شرک و بدعت اور رسوم پرستی کی دلدل سے بھی نکالا اور توحید و سُنّت سے مسلمانوں کے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔

ان ہمہ گیر دینی و قومی خدمات کے باعث حق پرست علماء کا یہ قافلہ ہوس پرستوں کی مخالفت اور طعن و تشنیع کا مسلسل نشانہ بنا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اپنے شخصی اور گروہی مفادات کی خاطر علماء دیوبند کو بدنام کرنے والے ہوس پرست اخلاق و شرافت کی تمام تر حدود پھلانگ گئے۔

علماء دیوبند پر کیے جانے والے یہ اعتراضات اگرچہ اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتے لیکن یک طرفہ پروپیگنڈہ حقائق سے بے خبر عوام میں یقیناً اثرات چھوڑتا

کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے یہ کہاں تک صحیح ہے؟ (۴) بعض بریلوی مولوی صاحبان نے ماہنامہ "تجلی" دیوبند سے مولانا عامر عثمانی کے لفظ دیوبند کے بارے ذیل کے اشعار نقل کیے ہیں مولانا عامر عثمانی کون بزرگ تھے؟ کیا وہ فاضل دیوبند تھے؟ اگر تھے تو مادرِ علمی کے خلاف وہ کیوں لکھتے رہے؟ اشعار یہ ہیں :-

دغا کی دال ہے یا جوج کی ہے یے اس میں
وطن فروشی کا واو، بدی کی بے اس میں
جو اس کے نون میں نارِ جحیم غلطاں ہے
تو اس کی دال سے دہقانیت نمایاں ہے
ملے یہ حرف تو بے چارہ دیوبند بنا
بُرے خمیر سے یہ شہرِ ناپسند بنا

(ماہنامہ تجلی دیوبند ص ۱۴۷ ماہ فروری و مارچ ۱۹۵۷ء)

مقبول اور مستجاب دعوات میں نہ بھولیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم بھی اخلاص کے ساتھ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے۔ آمین

والسلام

منجانب : جماعت مبلغین اہل السنّت والجماعت ضلع گوجرانوالہ
پاکستان

۱۳ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ / ۳۰ دسمبر ۱۹۸۲ء

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

منجانب ابی الزاہد اراکین جماعت مبلغین اہل السنۃ والجماعۃ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - مزاج گرامی! آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کرم فرمائی، حسن ظنی اور ذرّہ نوازی کا صمیم قلب سے ہزار شکریہ ورنہ من آنم کہ من دانم محترم! آپ کے سوالات خاصے تفصیل طلب ہیں لیکن راقم اثیم بے حد مصروف رہتا ہے تفصیل کی فرصت نہیں نیز آپ نے بھی فرمایا ہے کہ نہایت ہی اختصار کے ساتھ باحوالہ جوابات سے نوازیں لہٰذا آپ کے زریں مشورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختصراً ہی جوابات عرض ہیں ترتیب وار ہر شق کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ بحمد اللہ تعالیٰ علمائے دیوبند اہل السنت والجماعت کے افراد ہیں اور اصول و فروع میں ان کا کوئی عقیدہ اور عمل اہل السنّت والجماعت کے خلاف نہیں ہے چہ جائیکہ انکے عقیدہ اور عمل سے متصادم ہو ہم نے اپنی متعدد کتابوں میں باحوالہ اس پر بحث کی ہے - راہ سُنّت، باب جنت، راہ ہدایت اور تسکین الصدور وغیرہ کتابوں میں مناسب مقامات سے آپ تسلی کر سکتے ہیں علمائے دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتھم کو اہل السنّۃ والجماعۃ سے خارج تصور کرنے والا یا تو خالص متعصب اور ضدی شخص ہو سکتا ہے یا نرا جاہل جس کو علم وتحقیق سے کوئی سروکار ہی نہیں ہے - اور ایسا کہنے والا دیوبندیوں کی آڑ لے کر اہل السنّۃ والجماعۃ کو کوستا ہے جو اس کا مصداق ہے -

میں اس عارفانہ تجاہل کے صدقے : ہر اک دل کو جو سمجھا میرا دل سمجھ کر

دیوبندی مسلک کے حضرات خالص سُنّی ہیں لاشک فیہ۔

۲۔ اہل السنّت والجماعت کا مطلب جیسا کہ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین میں اور حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے منہاج السنۃ میں تصریح کی ہے۔ (اور ان کے حوالے ہماری کتابوں میں درج ہیں۔) کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کی پیروی اور اتباع کریں وُہ اہل السنّت والجماعت ہیں اور اُمّت کے تہتر فرقوں میں سے یہی طبقہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اوّل سے آخر تک دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ اور اسی فرقہ کو الفرقۃ الناجیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کا مصداق یہی طبقہ ہے اور مَا اَنَا عَلَیْہِ سے سنّت کی طرف وَاَصْحَابِیْ سے جماعت صحابہ کی پیروی کی طرف اشارہ ہے۔ علامہ عبد الکریم شہرستانیؒ، (المتوفی ۵۴۸ھ) اپنی مشہور کتاب الملل والنحل میں یہ مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

وَاخبر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم ستفترق اُمّتی علیٰ ثلاث و سبعین فرقۃ الناجیۃ منہا واحدۃ وَالباقون ھلکیٰ قیل وَمن الناجیۃ قال اھل السنۃ والجماعۃ۔ قیل و ما السُّنّۃ والجماعۃ قال ما انا علیہ الیوم واصحابی۔ (ج۱ ص۱۳ طبع بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عنقریب اُمّت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک فرقہ ان میں سے نجات پانے والا ہے اور باقی ہلاک ہونے والے ہیں پوچھا گیا کہ نجات پانے والا کونسا فرقہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اہل السنّت والجماعت۔ پوچھا گیا کہ سنّت اور جماعت سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ طریقہ جس پر آج کے دن میں اور میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

اور ما انا علیہ الیوم واصحابی کے الفاظ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مرفوع
روایت میں بھی جو مستدرک ج ۱ ص ۱۲۹ اور تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۹۲ وغیرہ میں ہے موجود ہیں اس
روایت سے صراحۃً ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ فرقہ ناجیہ صرف اہل السنۃ والجماعۃ کا گروہ ہے اسکے
بغیر باقی تمام فرقے ہلاکت کا شکار ہونگے۔ ہاں یہ تفصیل اپنے محل کی ہے کہ ان میں وہ فرقے
بھی ہوں گے جن کا افتراق کفر اور شرک کی حد تک پہنچ چکا ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ
کے لیے دوزخ میں رہیں گے اور ان میں وہ بھی ہوں گے جن کا افتراق صرف عملی بدعت
اور معصیت تک محدود ہوگا وہ دوزخ میں جائیں گے اور اپنی سزا (جب تک
اللہ چاہے گا) بھگت کر بالآخر جنت میں داخل ہو جائیں گے لیکن ابتدائی مرحلہ میں
اپنے دینی افتراق کی وجہ سے دوزخ میں ضرور جائیں گے دوزخ سے اوّل تا آخر بچنے والا
فرقہ صرف فرقہ ناجیہ اور اہل السنّت والجماعت کا طبقہ ہوگا، دوسری بات اس حدیث سے
صاف طور پر یہ ثابت اور آشکارا ہوئی کہ فرقہ ناجیہ اور اہل السنّت والجماعت میں صرف وہی
لوگ شامل اور داخل ہیں جو ہو بہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے حضرات صحابہ کرام رض
کے طریقہ پر چلیں گے نہ یہ وہ کہ اپنے آپ کو اہل السنّت والجماعت کہلاتے ہوں اور عقیدہ
اور عمل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے حضرات صحابہ کرام رض کے سراسر خلاف عمل پیرا
ہوں جیسا کہ بزعم خویش ایک فرقہ آج کل اہل السنّت والجماعت کے نام کا شرکت غیرے
ٹھیکیدار بنا ہوا ہے حالانکہ عقیدہ اور عمل میں اسے اہل السنّت والجماعت کے ساتھ قطعاً کوئی
واسطہ اور تعلق نہیں ہے وہ صرف غاصبانہ طور سے اس مبارک نام پر ناجائز قابض ہے قارئین
کرام خود ہی ازراہ انصاف یہ فرمائیں کہ کیا ذیل کے عقائد اور اعمال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور آپکے حضرات صحابہ کرام رض سے ثابت ہیں؟ جب کہ انکے محرکات و دواعی و اسباب بتمامہا اُس

وقت بھی برابر موجود تھے۔ ان پر طائرانہ نگاہ ڈالیے:

(۱) اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کے لیے علم غیب، دلوں کے بھید جانتے، حاضر و ناظر اور مختار کل ہونے کی صفت ثابت کرنا (۲) تقرب بغیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا اور دیگر اشیاء کو تقرب بغیر اللہ کے لیے پیش کرنا (۳) غیر اللہ سے امداد کن امداد کن کہہ کر مدد مانگنا (۴) غیر اللہ کے نام کی منت ماننا اور چڑھاوا چڑھانا (۵) نماز جنازہ کے بعد اجتماعی صورت میں دعا کرنا (۶) میت کو دفن کرنے کے بعد چند قدم پر پھر رل مل کر دعا کرنا (۷) جنازہ کے ساتھ ساتھ بلند آواز سے ذکر کرتے جانا یا یہ کہتے جانا کلمہ شہادت (۸) میت کا تیجہ، ساتواں، جمعرات، دسواں، چہلم اور عرس کرنا (۹) کھانا سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کی مد میں اس پر قرآن کریم یا کچھ اور پڑھنا۔ (۱۰) جہاں اور جس موقع پر ثابت نہیں وہاں ذکر بالجہر کرنا (۱۱) اذان سے قبل اور بعد چلا چلا کر درود شریف پڑھنا (۱۲) تعلیم کی غرض سے نہیں بلکہ بطور ذکر نمازوں کے بعد بلند آواز سے رل مل کر ذکر کرنا اور درود شریف پڑھنا (۱۳) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی سُن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا (۱۴) پیٹ کے لیے گنجائش نکال کر دو تین دن آگے پیچھے کر کے گیارھویں دینا تاکہ کوئی جگہ ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے (۱۵) محفل میلاد منعقد کرنا اور نہ کرنے والوں کو بنظرِ حقارت دیکھنا (۱۶) میلاد کا جلوس نکالنا (۱۷) قبروں پر چراغاں کرنا اور اُن پر چادریں اور پھول چڑھانا (۱۸) کھانا پکا کر قبروں پر لے جانا اور وہاں تقسیم کرنا (۱۹) مساجد میں بلا ضرورت زیادہ روشنی کرنا (۲۰) اسراف اور تبذیر کا ارتکاب کرتے ہوئے بازاروں اور گلیوں میں میلاد وغیرہ کے نام پر جھنڈیاں لگانا اور اس فعل کو کارِ ثواب سمجھنا۔ (۲۱) قوالیاں کرنا (۲۲) عبد النبی، عبد الرسول اور عبد المصطفیٰ وغیرہ نام رکھنا (۲۳) قبریں پختہ بنانا اور ان پر گنبد بنانا (۲۴) تعزیہ اور علَم وغیرہ بنانا (۲۵) امام جعفر صادق کے نام پر کونڈوں کا ختم دلانا۔

الغرض یہ اور اس قسم کے دیگر بے شمار اُمور ہیں جو نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور نہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان اُمور کا ثبوت ہے۔ ان کا ارتکاب کرنے والے لاکھ مرتبہ بھی ان کے جواز کا اور کارِ ثواب ہونے کا دعویٰ کریں مگر ہرگز ہرگز وہ ما انا علیہ الیوم واصحابی کا مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ اہل السنت والجماعت ہو سکتے ہیں نرے دعویٰ سے کچھ نہیں بنتا مشرکین مکہ اپنے آپ کو دینِ ابراہیمی پر چلنے والے قرار دیتے تھے حالانکہ ان کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین سے دُور کا واسطہ بھی نہ تھا اب دیکھئے مرزائیوں کے ہر دو طبقے قادیانی اور لاہوری قرآن وحدیث فقہ اسلامی اور مسلمانوں یا منسوب بہ اسلام تمام فرقوں کے نزدیک حتّٰی کہ آئین پاکستان کے تحت بھی کافر ہیں مگر وہ ابھی تک اپنے آپ کو مسلمان لیتے ہیں اور اس پر مُصر ہیں تو یقین جانیئے کہ محض دعویٰ سے کچھ نہیں بنتا ان امورِ مذکورہ میں بعض اعتقادی بدعات ہیں اور بعض عملی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علماء دیوبند کا دامن ان تمام رسوم باطلہ بدعات اور خرافات سے بالکل پاک ہے۔

۴۔ علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم پر یہ الزام کہ وہ بزرگوں کی توہین کرتے ہیں خالص بہتان سفید جھوٹ اور قطعاً باطل ہے ان جیسا بزرگوں کا قدر دان اور کوئی نہیں ہے اور ایسی کوئی صحیح اور مرفوع روایت تو پیش نظر نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ بزرگوں کی توہین کرنے والوں کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے البتہ یہ بات بخاری ج ۲ ص ۹۸۳ وغیرہ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے جو حدیث قدسی ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ وتبارک سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں من عادٰی لی ولیا فقد اذنتہٗ بالحرب یعنی جس نے میرے کسی ولی (اور نیک بندہ) سے دشمنی کی تو میری طرف سے اُسے جنگ کرنے کا اعلان (اور الٹی میٹم) ہے ظاہر امر ہے کہ کون اللہ تعالیٰ سے جنگ کر سکتا ہے؟ اور کس میں اس

قادرِ مطلق کے ساتھ لڑائی کرنے کی سکت اور طاقت ہے۔ ہم اور ہمارے اکابر بزرگانِ دین سے محبت کو حدیث الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (ابوداؤد ص ۲۷۶ ج ۲) کی روشنی میں افضل الاعمال سمجھتے ہیں اور بزرگانِ دین سے صحیح عقیدت اور محبت کو المرء مع من احب (بخاری ص ۹۱۱ ج ۲، ومسلم ص ۳۳۲ ج ۲) کا مصداق تصور کرتے ہیں اور بزرگانِ دین کے نام لینے کو باعث نزولِ رحمت خداوندی قرار دیتے ہیں اور ان سے عداوت اور دشمنی کو ضیاعِ ایمان کا ذریعہ خیال کرتے ہیں بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر میں سے کوئی کسی بزرگ کی توہین کا مرتکب نہیں ہوا اور نہ اس کو جائز سمجھتا ہے خواہ مخواہ ان کی عبارات سے کشید کر کے توہین کا الزام ان پر عائد کرنا محض تعصب ہے اور نرا دجل ہے ہم نے بقدرِ ضرورت اس کی بحث عباراتِ اکابر حصہ اول میں کر دی ہے وہاں ہی ملاحظہ کر لیں آپ کی توجہ کے لیے عرض ہے کہ آپ ہی انصاف سے کہیں کہ جو لوگ بزرگانِ دین کی طرف علم غیب، حاضر و ناظر اور تقسیم رزق وغیرہ کی باطل نسبتیں کرتے ہیں کیا وہ ان کی تعظیم کر رہے ہیں معاف رکھنا ہمارے جیسا گناہوں کا پتلا تو اپنے لیے جادو اور موسیقی وغیرہ کے علم کو پسند نہ کرے اور اپنے لیے سینما گھر اور شراب خانہ اور قحبہ خانہ اور اس قسم کی غیر شرعی اور حرام مجالس میں حاضر ہونا گوارا نہ کرے اور اپنے ہاتھ سے شراب اور چرس وغیرہ حرام چیزیں تقسیم کر کے دینا برداشت نہ کرے تو للہ فرمائیے کہ ان امور کو بزرگانِ دین کی طرف نسبت کرنے سے ان کی تعظیم ہوتی ہے یا توہین ہوتی ہے؟ معمولی سمجھ والا منصف مزاج آدمی بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ ان کی توہین ہے نہ کہ تعظیم، اللہ تعالیٰ ایسی غلط اور غیر شرعی عقیدت سے ہر مسلمان کو بچائے اور محفوظ رکھے آمین: باقی رہا یہ سوال کہ پھر ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کیوں جانتا ہے اور وہ کیوں ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور وہ کیوں حرام اشیاء مخلوق کو دیتا ہے تو یہ ایک نہایت ہی سطحی قسم کا سوال یا مغالطہ ہے کیونکہ مکلف مخلوق درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کے قانون اور احکام کی

پابند ہے لیکن اللہ تعالیٰ پر کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا فیصلہ ہے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۔ لہٰذا خالق پر مخلوق کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے جو قطعاً باطل ہے اور قابل التفات ہی نہیں ہے اب سنیئے آپ کو باحوالہ یہ بھی بتلا دیا جائے کہ قیامت کے دن چہرے کن لوگوں کے سیاہ ہونگے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

تبیض وجوہ اھل السنۃ والجماعۃ وتسود وجوہ اہل البدع والضلالۃ (تفسیر در منثور ج ۲ ص ۶۳)

اہل السنت والجماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت وضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اور حافظ ابن کثیرؒ اور قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ ان سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

یعنی یوم القیامۃ حین تبیض وجوہ اھل السنۃ والجماعۃ وتسود وجوہ اھل البدعۃ والفرقۃ ۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۳۹۰ ج ۱، تفسیر مظہری ص ۱۱۶ ج ۲)

یعنی قیامت کے دن اہل السنت والجماعت کے چہرے سفید ہونگے اور اہل بدعت و افتراق کے چہرے سیاہ ہونگے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوع حدیث کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

تبیض وجوہ اھل السنۃ وتسود وجوہ اھل البدع۔ (در منثور ج ۲ ص ۶۳)

اہل السنت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اور حضرت ابو سعید (سعد بن مالک بن سنان) الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ:

تبیض وجوہ اھل الجماعۃ والسنۃ و اہل السنت والجماعت کے چہرے سفید ہوں
تسود وجوہ اھل البدع والاھواء ۔ گے اور اہل بدعت کے اور ان لوگوں کے جو
(در منثور ج ۲ ص ۶۳) اپنی خواہشات پر چلتے ہیں چہرے سیاہ ہونگے۔

اور جواب ۲ میں آپ بخوبی معلوم کر چکے ہیں کہ ما انا علیہ الیوم و اصحابی اور اہل السنت والجماعت کا مصداق کون سا فرقہ ہے؟ اور کس میں سُنت اور جماعت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریق پر چلنے کی علامات پائی جاتی ہیں؟ اور کون اس سے خارج ہے؟ اور جواب ۳ سے آپ پر یہ بات بھی آشکارا ہوگئی ہے کہ قیامت کے دن چہرے کن لوگوں کے اور کس فرقہ کے سفید ہوں گے؟ اور کس فرقہ اور کن لوگوں کے چہرے سیاہ ہونگے؟

۴۔ ماہنامہ "تجلی" کے مدیر مولانا عامر عثمانی شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے تھے ۱۳۶۰ھ میں دار العلوم دیوبند میں دورۂ حدیث شریف میں شامل تھے ان پر صاحبزادگی کا غلبہ تھا دل چاہتا تو سبق میں حاضر ہو جاتے ورنہ کئی کئی دن تک غیر حاضر رہتے علمی استعداد بھی چنداں نہ تھی البتہ گفتگو کا رنگ ڈھنگ خوب جانتے تھے اور مجمع لگانے میں تاک تھے جب سند فراغت حاصل کر لی تو دار العلوم میں تدریس کے لیے کوشاں رہے لیکن سبھی حضرات بخوبی جانتے تھے کہ ایسے شخص کو مدرس رکھنے کا کیا فائدہ جو طلبہ کو مطمئن نہ کر سکے بار بار مراجعت کے بعد بھی دار العلوم کی طرف سے جواب نفی ہی میں ملتا جس کا انہیں خاصا صدمہ تھا اُردو ان کی مادری زبان تھی اور ذہانت اس پر مستزاد تھی انھوں نے دیوبند سے "تجلی" نامی ماہانہ رسالہ نکالا چونکہ دار العلوم کا کنٹرول حضرت مدنیؒ کے ہاتھ میں تھا اور حضرت کے ساتھ سیاسی اختلاف کی وجہ سے بھی عامر عثمانی صاحب ان سے کھچا کھچا دُور رکھتے تھے تو انھوں نے ان کے خلاف لکھنا شروع کر دیا اور جماعت اسلامی نے یہ رسالہ ہاتھوں ہاتھ لیا کیونکہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

اور حضرت شیخ الادب مولانا محمد اعزاز علی صاحبؒ نے مودودی صاحب کی بعض صریح دینی غلطیوں کی وجہ سے انہیں ضال و مُضل کہا تھا غرضیکہ جماعتِ اسلامی کے ماہنامہ "تجلّی" کے ساتھ ہر قسم کے تعاون سے حضرت مدنیؒ اور دار العلوم کے بعض دیگر اکابر کے خلاف "تجلّی" میں خُوب خُوب زہر اُگلا گیا اور باوجودیکہ مولانا عامر عثمانی نسلاً بعد نسلٍ دیوبندی مسلک پر کاربند تھے پھر بھی ایسی ایسی باتیں انھوں نے "تجلّی" میں شروع کردیں جو خود ان کے ضمیر کے بھی خلاف تھیں مگر جب کسی سے کسی کو ضد کد اور پرخاش ہوجائے تو اس کے لیے ناگفتنی باتیں بھی گفتنی ہوجاتی ہیں اب چونکہ موصوف مرحوم ہوچکے ہیں اس لیے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن اور ہم سب کی مغفرت فرمادے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ ماہنامہ "تجلّی" دیوبند بابت ماہ فروری و مارچ ۱۹۵۷ء کے خاص نمبر میں ص۱۴۳ سے ص۱۴۹ تک مُلّا ابن العرب مکّی" دیوبندی اور صوفی ٹاٹ شاہ بریلوی اور مولوی اگر گل دیوبندی کے فرضی ناموں سے مولانا عامر عثمانی نے "مسجد سے میخانے تک" کے عنوان سے ایک نہایت ہی دلچسپ اور طویل مناظرہ درج کیا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔ اس میں صوفی ٹاٹ شاہ بریلوی نے نثر میں جو کچھ کہا ہے وہ الگ ہے اور آپ نے جو اشعار نقل کیے ہیں وہ صوفی ٹاٹ شاہ بریلوی کے ہیں جو رسالہ مذکورہ کے ص۱۴۴ میں مذکور ہیں اور ص۱۴۵ میں مُلّا ابن العرب مکّی کے اشعار میں جواب مذکور ہے۔ (بریلوی حضرات کا اخلاقی فریضہ تھا کہ وہ یہ جوابی اشعار بھی نقل کرتے اور اس کے بعد والے اشعار بھی نقل کردیتے تاکہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجاتے اور مناظرہ کا لُطف آجاتا مگر ان حضرات کو تو اپنے مطلب سے لگاؤ ہوتا ہے اور وہ قدیماً و حدیثاً اس کے عادی ہیں کہ وہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ ہی پر اکتفاء کرتے ہیں۔) صُوفی ٹاٹ شاہ کے جواب میں مُلّا ابن العرب (دیوبندی) کے یہ اشعار بھی ملاحظہ ہوں: ؎

دُعا کی دال کو کہتے ہو تم دغا کی ہے ... علاج چشم کراؤ بڑی خطا کی ہے
یہ دال دولتِ دنیا و دین سے ہے معمور ... دماغ و دیدہ و دل اس سے ہو گئے پُر نور
غضب ہے یہ تمہیں یاجوج کی نظر آئی ... ضرور ڈوب گئی ہے تمہاری بینائی
نظر جماد کر یادِ خدا کی ہے یہ ... یقین و شرب دین و صفا کی ہے یہ
کہا جو واؤ کو تم نے وطن فروشی کا ... ثبوت دے دیا اپنی گناہ کوشی کا
ادب کرو کہ وضو کا وفا کا واؤ ہے یہ ... وقار و وعظ و وصالِ خدا کا واؤ ہے یہ
بدی کی بے جسے کہتے ہو تم شرارت سے ... وہ ہے بہشت بریں برکت و بہار کی بے
جو تم نے نون میں نارِ جحیم ہی دیکھی ... تو کیا قصور تمہاری تو عاقبت ہے یہی
سنو کہ نون ہے یہ نزہت و نظافت کا ... نماز و نعت کا نیکی کا نور و نعمت کا
جو تم نے دال میں دہقانیت کی بو سونگھی ... تو سمجھو اپنی غلاظت ہی تم نے سونگھی
اسے یہ دال دیانت کی دوستی کی ہے ... درود کی ہے دوا کی ہے دلکشی کی ہے
بڑے ہی پاک عناصر سے دیوبند بنا ... عدو کی جان جلی شہرِ دل پسند بنا

ان اشعار کے بعد مُلّا ابن العرب دیوبندی نے مناظرانہ انداز میں گفتگو جاری رکھی۔

پھر لفظ بریلی کے متعلق فرمایا۔

بتاؤں تم کو بریلی کے سب حروف کا حال ... کہ حرف حرف میں پنہاں ہے فطرتِ دجّال
جو بے ہے اس میں تو بنیاد بد عقیدوں کی ہے ... — — — — — — —

آگے شور بلند ہوا اور مزید کچھ نہ پڑھا جا سکا... الخ (اس کے بعد بریلی کے حروف کی تکمیل مولانا ابن گل دیوبندی نے صوفی نثار شاہ بریلوی کے ملتے جلتے قافیہ اور ردیف میں کی ہے۔)

بدبختی و بدعت و بدکاری کی بار اُس میں
ریا و رجم و ردّ درگاہ کی ہے رار اس میں

یہودیت و یالوجی کی یا بھی ہے انکے سوا اس میں
لوم و لعنت و لالچ کی لام بھی ہے انکے ہمنوا اس میں

یادہ گوئی و یار فروشی کی یا بھی ہے اے ہمنوا اسمیں
یہ یار لوگ دین فروشی میں مبتلا ہیں اور دیتے ہیں دغا اسمیں

یہ سب حروف ملے تو لفظ بریلی بنا
شرک و بدعت و فتنوں کا خوب دھندا چلا

اسی کے بعد ملا ابن العرب مکی دیوبندی کے یہ اشعار بھی "تجلی ص ۱۴۶" میں مذکور
ہیں ان پر بھی ایک نگاہ ڈال لیجئے جن میں صوفی حضرات، اہل بریلی اور انکے ہمنواؤں پر چوٹ ہے:

چھائیں گھٹائیں، مہکیں فضائیں، عرسوں کا آیا رنگین زمانہ
اب دن کٹیں گے قوالیوں میں، راتوں کو ہوگا جشن شبینہ

ہم صوفیوں نے ہندوستان میں صدہا بنائے دلی مدینے
دیوبندیوں کے حصے میں آیا لے دے کے تنہا عربی مدینہ

جو مانگنا ہے قبروں سے مانگو، نذریں چڑھاؤ، سجدے گزارو
خالق کی مسند ہیں عرش و کرسی، قبریں ہیں عرش و کرسی کا زینہ

اللہ قادر بے شک ہے لیکن سنتا نہیں ہے بے واسطے کے
خواجہ پیا کو آواز دینا جب ہو بھنور میں تیرا سفینہ

لے ملٹو ۱۲

دو چار ساغر پینے دو واعظ، روکو نہ ان کو قوال میں یہ

—— —— ہم اہلِ دل کے سردار ہیں یہ، ان کے ادب کا سیکھو قرینہ

رازِ تصوّف، رمزِ طریقت کیا خاک سمجھیں اہلِ شریعت

ہم صُوفیوں کی ہر صوفیت پر حجت ہے علم سینہ بسینہ

اس کے بعد صوفی ٹاٹ شاہ بریلی اور مُلّا ابن العرب مکی کے بزعم خویش باحوالہ مناظرانہ گفتگو کے بعد پھر مُلّا ابن العرب مکی کے اشعار۔ درج ذیل اشعار "تجلی" ص ۱۴۷ میں مذکور ہیں:

بخشش نہ ہو گی بندگیِ اولیاء بغیر — قبلہ نظر نہ آئے گا قبلہ نما بغیر

فیضِ قبورِ کلیر و اجمیر کی قسم — اپنی تو کٹ رہی ہے مزے سے خدا بغیر

خواجہ سے لو لگی ہے تو قرآں سے عشق ہے — پیتے نہیں شراب بھی ہم فاتحہ بغیر

جب عُرس ہی نہیں تو صلوٰۃ و زکوٰۃ کیا — ہوتی نہیں صفائیِ باطن غِنا بغیر

میں فاتحہ پڑھوں گا پلاؤ کی قاب لا — ملتا نہیں ثواب عبادت غذا بغیر

مُلّا نہیں بھی جُبّہ و دستار لاکے دے — چلتا نہیں ہے کام نمود و ریا بغیر

اس کے بعد پھر صُوفی ٹاٹ شاہ بریلوی اور مُلّا ابن العرب مکی کی مناظرانہ نوک جھوک ہے پھر "تجلی" ص ۱۴۸ میں مُلّا ابن العرب مکی کے یہ اشعار ہیں جن میں صُوفی صاحب پر طنز ہے:

کرنا ہے وجد و حال تو خواجہ کے در پہ آ — نغمے کہاں دھرے ہیں شریعت کے ساز میں

ہم نے تو اپنے خواجہ سے جنت بھی مانگ لی — تو کھو گیا فقہ کے نشیب و فراز میں

قوالیوں کی تان پہ ہے عرش کا سفر — گویا کہ اڑ رہا ہوں ہوائی جہاز میں

کس کا گناہ! کیسی شریعت! کہاں کا دین
میں ہوں اسیر خواجۂ زُلفِ دراز میں

اس کے بعد یہ لکھ کر مجمع مست ہوگیا اور نعرے بلند ہوئے صوفی کوفی بھاگ گئے۔ مُلّا کی زندہ باد۔ اسکے بعد صفحہ ۱۴۸ اور صفحہ ۱۴۹ میں ہنگڑدی مثلث پیش کی ہے:

جو پہلے ب لکھی اُس نے دوبارہ پھر الف لکھا
تیار انون لکھ کر پھر جمایا جیم کا نقشہ
جو خط دیکھا تو سیدھا تھا مگر نکلا جناب اُلٹا

بظاہر مے کشی ہے فی الحقیقت خوشخیالی ہے
تصور کرکے خواجہ تیری آنکھوں کا چڑھالی ہے
مزے بھی لُوٹتے ہیں اور لیتے ہیں ثواب اُلٹا

دلِ احمق اگر آنسو بہاتا ہے بہانے دو
حسینوں کی گلی میں سر کھپاتا ہے کھپانے دو
بھٹکتا آئے گا تم دیکھنا خانہ خراب اُلٹا

بھری برسات میں پینے سے ہم کو روکتے ہو واعظ
یہ ہے توہین فطرت کی تو ہم کو ٹوکتے ہو واعظ
اسی بارش میں خود موجود ہے لفظ شراب اُلٹا

اگر بریلوی مولوی صاحبان ماہنامہ "تجلی" سے جوابی اشعار بھی نقل کر دیتے تو آپ کو اور اسی طرح دیگر بعض عوام کو خود بخود حقیقت معلوم ہو جاتی اور سوال کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ مگر یہ مولوی صاحبان اپنے پیش رَو اکابر کے طریق پر چلتے ہیں کہ اہلِ حق کی ادھوری عبارات نقل کرکے اور ان میں قطع و برید کرکے اور بعض عبارات کے معانی و مطالب اپنی طرف سے کشید کرکے مظلوموں کے گلے مڑھتے ہیں اور پھر چوراہے پر کھڑے ہو کر جو ملمعی دہائی دیتے ہیں کہ لوگو! لوگو! فلاں نے کیا کہہ دیا؟ اور فلاں نے کیا لکھ دیا؟ اور ان کی مفصّل عبارات کو گیارھویں شریف کا لذیذ دودھ ملیدہ ماشاء اللہ باور سمجھ کر بالکل ہڑپ اور مہضم کر جاتے ہیں اور ڈکار تک

وطن کے ساتھ شریک ہوئے ہیں جب کہ اس کے برعکس اصل حقیقت یہ ہے کہ علماء دیو بند نے برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش میں نہ صرف انگریزی اقتدار سے ہر محاذ پر ٹکر لی ہے بلکہ جنگِ آزادی کی مجاہدانہ قیادت کر کے فرنگی سامراج کو اس خطۂ زمین سے بوریا بستر سمیٹ کر چلے جانے پر مجبور کیا ہے۔

● انگریزی اقتدار کے خلاف جہاد کا سب سے پہلا فتویٰ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صادر فرمایا۔

● انگریزی اقتدار کے خلاف سب سے پہلی مسلح جنگ امیر المومنین سید احمد شہیدؒ اور امام المجاہدین شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے لڑی اور ۱۸۳۱ء میں بالاکوٹ میں جامِ شہادت نوش کیا۔

● ۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی میں دار العلوم دیو بند کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور علماء دیو بند کے روحانی پیشوا حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی قیادت میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اور دیگر سرکردہ علماء نے بذاتِ خود حصہ لیا اور شاملی کے محاذ پر انگریزی فوجوں کا مقابلہ کر کے شاملی تحصیل کو انگریزی اقتدار سے آزاد کرایا۔ نیز اس جہاد میں علماء لدھیانہ نے مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ کی سرکردگی میں عملاً حصہ لیا اور فرنگی فوجوں سے نبرد آزما ہوئے۔ اس کے علاوہ دہلی کے محاذ کے سالار جنرل بخت خان مرحوم نے بھی جہاد کی بیعت سید احمد شہیدؒ کے خلیفہ مولانا سرفراز علیؒ کے ہاتھ پر کی اور ان کی ہدایت پر میدانِ جنگ میں لڑے۔

● دار العلوم دیو بند کے پہلے طالب علم مولانا محمود حسن دیو بندیؒ

فارغ التحصیل ہونے کے بعد تحریک آزادی کے قائد بنے اور شیخ الہند کا لقب پایا۔ انھوں نے انگریز کے خلاف انقلاب کے لیے ملک کی تمام قوموں اور ترک و افغان حکومتوں کے ساتھ مل کر منصوبہ بنایا جسے "ریشمی خطوط کی سازش" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جس کی پاداش میں حضرت شیخ الہندؒ کئی برس مالٹا جزیرہ میں اپنے جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر رفقاء سمیت نظر بند رہے۔

● ـــــ بنگال میں حاجی شریعت اللہؒ اور تیتو میر شہیدؒ کی سربراہی میں علمأ نے انقلاب بپا کیا اور آزاد اسلامی حکومتیں قائم کیں۔

● ـــــ آزادی کی آئینی جدوجہد میں حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ، حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ، حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ اور انکے رفقاء نے جمعیۃ علمأ ہند کے پلیٹ فارم پر اور حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور انکے رفقاء نے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم پر آزادی کی جنگ لڑی، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور قریہ قریہ، بستی بستی بغاوت کے شعلے بھڑکا کر فرنگی استبداد کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔

● ـــــ علماء دیوبند ہی کے ایک جلیل القدر طبقہ نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی قیادت میں تحریک پاکستان میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ ان میں حضرت مولانا اظہر علیؒ، حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور دیگر

سرکردہ علماء شامل تھے مسلم لیگ نے صوبہ سرحد اور سلہٹ جیسے نازک مقامات پر ریفرنڈم ان علماء کی جدوجہد اور محنت کے نتیجہ میں ہی جیتا اور ان علماء کی خدمت کے اعتراف کے طور پر پاکستان بن جانے پر پاکستان کا پرچم پہلی بار کراچی میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور ڈھاکہ میں حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے ہاتھوں لہرایا گیا۔

ان حقائق کی موجودگی میں بھی جو شخص یہ کہتا ہے کہ علماء دیوبند انگریز اور ہندو سے ملے ہوئے تھے اس کی بات کو سفید جھوٹ کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

الراقم

ابو عمار زاہد الراشدی خطیب جامع مسجد

گوجرانوالہ۔